احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 29 جنوری 2003ء 25 ذیقعد 1423 ہجری-29 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 25

ترکوں سے جنگ کی پیشگوئی

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ساعت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوں گے- اور ترکوں سے نہ لڑو جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹے ہونگے-

(صیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث نمبر 3322)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک دفعہ مجھے یہ الہام ہوا- عبداللہ خاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں- چنانچہ چند ہندو جو اتفاقاً اس وقت میرے پاس موجود تھے- جن میں ایک لالہ شرمپت کھتری اور ایک لالہ ملاوامل کھتری بھی ہے- ان کو یہ الہام سنادیا گیا- اور بعض (اور لوگوں) کو بھی سنا دیا گیا اور صاف طور پر کہہ دیا گیا کہ اس الہام سے یہ مطلب ہے کہ آج عبداللہ خاں نام ایک شخص کا ہمارے نام کچھ روپیہ آئے گا اور خط بھی آئے گا- چنانچہ ان میں سے ایک ہندو بشنداس نام اس بات کے لئے مستعد ہوا کہ میں اس الہام کو بذات خود آزماؤں- اور اتفاقاً ان دنوں میں سب پوسٹماسٹر قادیان کا بھی ہندو تھا- سو وہ ہندو ڈاکخانہ میں گیا اور آپ ہی سب پوسٹماسٹر سے دریافت کرکے یہ خبر لایا کہ عبداللہ خاں نام ایک شخص کا اس ڈاک میں خط آیا ہے اور کچھ روپیہ آیا ہے- جب یہ ماجرا گزرا- تو اس وقت ان تمام ہندوؤں کو یہ ماننا پڑا کہ یہ الہام واقعی سچا ہے- اور وہ ہندو جو ڈاکخانہ میں گیا تھا- نہایت تعجب اور حیرت میں پڑا کہ یہ غیب کی بات کیونکر معلوم کی گئی- تب میں نے اس کو کہا- کہ ایک خدا ہے قادر توانا جو غیب کا جاننے والا ہے جس سے ہندو بیخبر ہیں- یہ اس نے مجھے بتلایا- اور یہ الہام آج سے بیس برس پہلے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہو چکا اور لاکھوں انسان اس سے اطلاع پا چکے ہیں- دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 226-و-227

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 229)

PSIC کی صدارت

ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کا اعزاز

✪ احباب جماعت کیلئے یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ پاکستان کے معروف کارڈیالوجسٹ محترم بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کو آئندہ دو سال کیلئے پاکستان سوسائٹی آف انٹروینشنل کارڈیالوجی (PSIC) کا بلا مقابلہ صدر منتخب کیا گیا ہے- یہ انتخابات 18 جنوری 2003ء کو کراچی میں ہونے والی PSIC کی جنرل باڈی کے اجلاس میں ہوا- یہ سوسائٹی پاکستان کے نامور ماہرین امراض قلب اور یورپ و امریکہ سے تعلیم حاصل کردہ ڈاکٹرز پر مشتمل ہے پاکستان کے معروف امراض قلب کے اداروں کے ماہرین اس کے ممبر ہیں اس سوسائٹی کا مقصد پاکستان میں دل کی بڑھتی ہوئی امراض کی وجوہات اور علاج کے سلسلہ میں جدید تحقیق اور علاج کی طرف حکومت اور ڈاکٹروں کی توجہ مبذول کرانی ہے اور ملکی معیشت کو مدنظر رکھتے ہوئے دل کے مریضوں کا علاج تجویز کرنا ہے-

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز محترم ڈاکٹر نوری صاحب کیلئے مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں اور اعزازات کا پیش خیمہ بنائے- (آمین)

قربانی کی کھالوں کے ٹینڈر

✪ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو عید کے موقعہ پر قربانی کی کھالوں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں- خواہش مند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 5 فروری تک دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں- مورخہ 10 فروری کو ٹینڈر شام 6 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے- (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں قربانی کے خواہش منداحباب

✪ بیرون ربوہ قیام پذیر ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں- کی اطلاع کیلئے یہ اعلان ہے کہ اپنی رقوم حسب ذیل حساب سے جلد از جلد درج ذیل پتہ پر بھجوادیں-

(i) قربانی بکرا =/3700 روپے

(ii) حصہ گائے =/1800 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1963ء ①

یکم تا 7 جنوری ربوہ میں مربیان سلسلہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔

4 جنوری حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی کے بیٹے حضرت خان عبدالمجید صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

4 جنوری حضرت صوفی فضل الٰہی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

5,4 جنوری جماعت غانا کا 38 واں جلسہ سالانہ۔

جنوری سپین کے 52 میں سے 27 صوبوں کے گورنروں تک ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا ترجمہ بھجوایا جا چکا تھا۔

جنوری تفسیر کبیر جلد دوم کی اشاعت

16 فروری سپین کے نائب صدر سے احمدی مربی مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کی ملاقات اور پیغام حق۔

12 مارچ حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء) مشہور شاعر ثاقب زیروی آپ کے فرزند تھے۔

14 مارچ شیخ ہمری عبیدی تنزانیہ کے وزیر انصاف مقرر ہوئے۔

22 تا 24 مارچ جماعت کی 44 ویں مجلس مشاورت۔

23 مارچ وزیر اعلیٰ پنجاب (بھارت) کی قادیان میں آمد۔

مارچ یوگنڈا میں چوتھے مشن کا اجراء۔ سیرت نبویؐ پر یوگنڈا کی لاگنو زبان میں پہلی کتاب کی اشاعت

مارچ تفسیر القرآن انگریزی جلد سوم کی اشاعت۔

13 اپریل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے ہوسٹل کی عمارت کا سنگ بنیاد اور کالج کی عمارت کا افتتاح۔

16 مئی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

19 مئی اطفال کے لئے چار امتحانوں کا نظام رائج کیا گیا۔ ستارہ، ہلال، قمر، بدر، ستارہ اطفال کا پہلا امتحان 19 مئی کو ہوا جس میں 1883 اطفال نے شرکت کی۔

26 مئی جماعت انڈونیشیا کا 14 واں جلسہ سالانہ

مئی حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود کی کتاب ''سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب'' ضبط کر لی ڈیڑھ ماہ بعد یہ حکم واپس لیا گیا۔

مئی سیرالیون کی مینڈے زبان میں ترجمہ قرآن کا آغاز۔

مئی جماعت آزاد کشمیر کا پہلا جلسہ سالانہ۔

9 جون تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد سے مولانا صلاح الدین احمد صاحب مدیر ادبی دنیا لاہور کا خطاب

2 جون بیت محمود زیورچ کا افتتاح حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کیا۔

3 اگست مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی فضل عمر لائبریری کا افتتاح علامہ نیاز فتحپوری نے کیا۔

غزل

عمر بھر اشک کی آواز پہ چلنے والے
فکر مت کر کہ یہ سورج نہیں ڈھلنے والے

عمر گزرے گی یونہی آنکھ کی دربانی میں
گرنے والے ہیں نہ یہ اشک سنبھلنے والے

تم اگر ہنس کے بلا لو تو بہل جائیں گے
ہم ہیں نادان کھلونوں سے بہلنے والے

اپنی تصویر کا انجام بھی سوچا ہوتا
اے مرے شہر کی تصویر بدلنے والے

منجمد چہروں کی خاموش نگاہی پہ نہ جا
ایک آہٹ سے یہ پتھر ہیں پگھلنے والے

میں اکیلا تو ہوں تنہا نہیں ان گلیوں میں
میرے اشعار مرے ساتھ ہیں چلنے والے

آنکھ کے پانی سے کچھ اس کا مداوا کر لے
شہر جلنے کو ہیں دریا ہیں ابلنے والے

چڑھ بھی اے آنکھ کے سورج سر شاخ امید
صبح ہونے کو ہے نقشے ہیں بدلنے والے

دل بھی بوجھل ہے بہت آنکھ بھی نم ہے مضطر
گھر کے آئے ہیں یہ بادل نہیں ٹلنے والے

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سارا گھر غارت ہوتا ہے ہونے دو مگر نماز کو ضائع مت کرو

مختلف رکاوٹوں کے باوجود جماعت احمدیہ میں قیام نماز کے دلکش نظارے

نمازیں قربانی مانگتی ہیں اور احمدی یہ قربانی دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

قسط سوم

اقرباء کی محبت

انسان کی جذباتی کیفیات، اس کی بیوی، بچے، عزیز، دوست بڑی آسانی کے ساتھ نماز کی راہ میں روک پیدا کر دیتے ہیں مگر جن کی پہلی محبت ان کا خدا ہو ان کا نمونہ اور ہے۔

☆حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی ادائیگی نماز باجماعت کا تذکرہ مولوی سلیم اللہ صاحب یوں کرتے ہیں:-

مجھے 1911ء سے 1927ء تک قادیان میں قیام کا موقع ملا۔ آپ کی شاگردی کا شرف بھی حاصل کیا۔ آپ کو نماز باجماعت کا جس قدر احساس تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ آپ کی صاحبزادی حلیمہ بیگم نزع کی حالت میں تھیں کہ نداء نماز ہوگئی۔ آپ نے بچی کا ماتھا چوما اور سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے سپرد خدا کر کے بیت الذکر چلے گئے۔ بعد نماز جلدی سے اٹھ کر واپس آنے لگے تو کسی نے ایسی جلدی کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ نزع کی حالت میں بچی کو چھوڑ آیا تھا اب فوت ہو چکی ہو گی اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے۔ چنانچہ بعض دوسرے دوست بھی گھر تک ساتھ آئے اور بچی وفات پا چکی تھی (رفقاء احمد جلد 5 حصہ سوم صفحہ 82 طبع اول 1964ء)

☆چنیوٹ کے حاجی تاج محمود صاحب نے 1902ء میں تحریری بیعت کی ملکی تقسیم سے قبل اکثر قادیان تشریف لایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ گاڑی بٹالہ میں نہ ملنے پر وہاں سے پیدل قادیان پہنچ جایا کرتے تاکہ شام کی نماز حضرت مصلح موعود کی اقتدا میں پڑھنے کا شرف حاصل کر سکیں۔ 1939ء میں رمضان شریف کے مہینہ میں ان کی اہلیہ کی وفات ہوئی۔ حاجی صاحب مع چند اور احمدیوں کے تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کا ایک نواسہ جو ماشاءاللہ حافظ قرآن تھا، قرآن مجید سنا رہا تھا کہ ساتھ والے مکان سے رونے کی آوازیں آئیں۔ اور ایک لڑکے نے آکر بتلایا کہ حاجی صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس وقت چار تراویح پڑھی جا چکی تھیں۔ اس حادثہ کی اطلاع پا کر حاجی صاحب نے انا للہ پڑھا۔ اور اپنے نواسے کو ہدایت کی کہ بقیہ چار تراویح میں حسب معمول قرآن مجید سنائے۔ پوری نماز ختم کرنے کے بعد وہ اور دیگر اقرباء میت والے مکان میں گئے۔

1941ء میں چنیوٹ میں جب بیت الذکر تعمیر ہوئی تو اس دن سے آخری ایام تک وہ بیت الذکر ان کا ملجا و ماویٰ بنی رہی۔ اور آپ وہاں گویا دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ ہر وقت قرآن مجید کی تلاوت اور وعظ و نصیحت میں مصروف رہتے تھے۔ نماز کے لئے بلانے کا بہت شوق رکھتے تھے۔ اور بڑے خلوص اور جوش اور بلند آواز سے بلا وا دیتے تھے۔

(تابعین احمد جلد 10 ص 50,49)

شہید احمدیت محمد اسلم قریشی صاحب مربی سلسلہ کے والد محمد احسن قریشی صاحب بھی نماز کے عاشق تھے۔ اسلم شہید کے بچپن کا واقعہ ہے کہ احسن قریشی صاحب نے ایک دن صبح کی نماز کے لئے جانا تھا مگر ننھا اسلم ان کی گود نہیں چھوڑ رہا تھا۔ زبردستی ماں کو پکڑایا اور کہا "نماز پڑاں کہ میں تیں دل ویکھاں" یعنی میں نماز پڑھنے جاؤں یا تمہیں دیکھتا رہوں۔ یہ کہہ کر جلدی سے باہر نکل گئے۔ کہ وہ نماز کے شیدائی تھے اور یہ ان کی روح کی غذا تھی۔

(حافظ محمد حسین ص 139)

مخالفانہ ماحول

اگر ماحول سازگار نہ ہو تو انسان بڑی آسانی سے عذر تلاش کر لیتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود کے متبعین نے اس روک کو بھی رد کر دیا۔ اور یورپ کے ماحول میں نماز قائم کر کے اپنے آقا کی صداقت پر کیسی ناقابل تردید گواہی مہیا کی۔

☆ایک دفعہ ایک نوجوان نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کہا کہ یورپ میں فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے لیکن آپ کی تربیت کے لئے بتاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر میں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔ یہی حال باقی پانچ نمازوں کا ہے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 85ء ص 89)

☆سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ جب انگلستان میں تعلیم حاصل کرتے تھے تو عام طور پر پاکستانی نماز ادا کرنے سے شرماتے تھے مگر آپ سید محمود احمد صاحب ناصر کے ساتھ مل کر نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور اس باقاعدگی کا یہ نتیجہ نکلا کہ بعض دفعہ پروفیسر یہ کہہ کر کلاس روم خالی کر دیا کرتے تھے کہ تمہاری نماز کا وقت ہو گیا ہے تم یہاں نماز پڑھو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"مجھے وہ لمحہ بہت پیارا لگتا ہے جو ایک مرتبہ لندن میں New Year's Day (نیو ایئرز ڈے) کے موقع پر پیش آیا۔ یعنی اگلے روز نیا سال چڑھنے والا تھا۔ اور عید کا سماں تھا۔ رات کے بارہ بجے سارے لوگ ٹرافلگر سکوائر میں اکٹھے ہو کر دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تہذیبی روک نہیں، کوئی مذہبی روک نہیں، ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس وقت اتفاق سے وہ رات مجھے بوسٹن اسٹیشن پر آئی۔ مجھے خیال آیا جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے اس میں میرا کوئی خاص الگ مقام نہیں تھا اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیا دن اس طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے بارہ بجے عبادت کرتے ہیں۔ مجھے بھی موقع ملا۔ میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا۔

کچھ دیر کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آ کر کھڑا ہو گیا ہے اور پھر نماز میں نے ابھی ختم نہیں کی تھی کہ مجھے سسکیوں کی آواز آئی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ایک بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا ہے میں گھبرا گیا میں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے میں پاگل ہو گیا ہوں۔ اس لئے شائد بیچارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں ہوا میری قوم کو کچھ ہو گیا ہے۔ ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے رب کو یاد کر رہا ہے۔ اس چیز نے اور اس موازنے نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ میں برداشت نہیں کر سکا۔ چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا:-

God Bless you.God Bless you.God Bless you.God Bless you.

(خدا تمہیں برکت دے، خدا تمہیں برکت دے، خدا تمہیں برکت دے، خدا تمہیں برکت دے)

(الفضل 31 اکتوبر 1983ء)

☆ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بیسویں صدی کے عظیم موحد سائنسدان تھے۔ بے پناہ مصروفیات کے باوجود نماز اور دیگر دینی شعار کے پابند تھے۔ نوبل انعام کی اطلاع ملنے پر سب سے پہلے بیت الفضل لندن میں نوافل ادا کئے۔ لندن میں جمعہ کے روز اول وقت بیت الذکر میں تشریف لاتے اور پہلی صف میں امام کے عین پیچھے بیٹھتے۔

اٹلی کے سنٹر میں نماز جمعہ کی امامت خود کرتے تھے۔ (ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 97ء ص 162،49)

اسیری اور قید و بند

حضرت مولانا ظہور حسین صاحب بخارا کو جاسوسی کے الزام میں روس کی جیلوں میں غیر انسانی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا مگر انہوں نے وہاں بھی عبادت کا جھنڈا سربلند رکھا۔ وہ اپنی آپ بیتی میں تحریر فرماتے ہیں:-

میں دن رات بس اللہ تعالیٰ سے ہی دعائیں مانگتا اور حسب عادت رات کو تہجد کے لئے اٹھتا۔ صبح کے وقت نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کرتا اور سورج طلوع ہونے کے بعد دو نفل ادا کرتا اور اللہ کریم سے اپنی حفاظت اور بچاؤ کی دعائیں مانگتا۔

اشک آباد جیل خانہ میں بہت سے ترک قیدی تھے وہ مجھے روزانہ نماز پڑھتے اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے دیکھتے تھے اور ان میں سے بہتوں کو مجھ سے شدید محبت ہوگئی۔

تاشقند جیل میں بہت سے مسلمان قیدی تھے انہوں نے مجھے اپنا امام منتخب کر لیا اور سب میری اقتدا میں نماز ادا کرتے تھے۔

بخارا جیل میں حکومت کے کارندوں کو عاجز پر اس قدر شک تھا کہ رات کو جب میں تہجد کے لئے اٹھتا اور نماز پڑھتا تو باہر جو سپاہی پہرہ پر مقرر ہوتا وہ کھڑکی سے اٹھ کر مجھے دیکھ کر شک کرتا کہ یہ بھاگنے کی تیاری کر رہا ہے اور چونکہ میری جگہ کمرہ میں کھڑکی کے ساتھ تھی اس لئے وہ میری حرکات بآسانی نوٹ کر لیتا تھا۔ دوسرے دن وہ صبح اپنے افسر کو اس امر کی اطلاع دیتا اور ایک دو افسر اس کمرہ کے دروازہ اور کھڑکی کو غور سے دیکھتے کہ کہیں یہ بھاگ تو نہیں سکے گا۔ چنانچہ میرا ساتھی مجھے کہتا کہ یہ تیری نماز کو جو رات کو اٹھ کر پڑھتا ہے شک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں قید خانہ سے بھاگنے کی کوشش تو نہیں کرتا۔

(مولوی ظہور حسین مجاہد اول روس و بخارا مولفہ کریم ظفر ملک۔ ناشر سلیم ناصر ملک صفحات (41,56,47,44

1948ء میں حضرت مصلح موعود سفر سندھ کے دوران میر پور خاص کے بعض محبوس احمدیوں کو دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ احمدی دوست جن میں سے اکثر واقف زندگی تھے عرصہ چھ سات ماہ سے محمد آباد اسٹیٹ کی زمین میں ایک فساد کے سلسلہ میں زیر الزام تھے۔ حضور کے تشریف لے جانے پر جیل کے افسر صاحب کے حکم کے مطابق سب ماخوذین کو برآمدہ میں لائے جانے کی اجازت دی گئی۔ اس جگہ سب دوستوں نے یکے بعد دیگرے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھنے میں سہولت ہے یعنی وضو وغیرہ کے لئے پانی مل جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نماز کی سہولت ہے ہم نماز ادا کر لیتے ہیں۔ وضو کے لئے قریب کی جگہ سے پانی لے آتے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا ماہ رمضان میں بھی آپ اس جگہ تھے روزے رکھ سکتے تھے یا نہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ ہم نے رمضان کے روزے رکھے تھے۔ ہم شام کو ہی دونوں وقت کا کھانا پکا لیا کرتے تھے۔ کیونکہ سحری کے وقت آگ وغیرہ جلانے کی اجازت نہ تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 ص 284)

الحاج مولوی محمد شریف صاحب کو حج کے مناسک ادا کرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں گرفتار کرلیا گیا۔ ان کو ایک معاند احمدیت کی رپورٹ پر اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ حرم میں مقام ابراہیم کے پاس بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کررہے تھے۔ وہ جنوری 74ء سے مئی 74ء تک جیل میں رہے۔ انہوں نے جیل کے کمرہ میں داخل ہوتے ہی قرآن کریم طلب کیا۔ اور اکثر وقت اس کی تلاوت میں گزارتے تھے اور نہایت خشوع وخضوع سے نمازیں ادا کرتے۔ اور سلسلہ اور جماعت کے لئے بہت دعائیں کرتے۔ انہوں نے جیل میں اپنے عزیزوں کے نام وصیت لکھی اور فرمایا "میری تمام بیٹوں کو وصیت ہے کہ وہ نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

(حاشیہ برکات مامور زمانہ ص 257،255)

سرکاری وقانونی پابندیاں

یہ روکیں وہ ہیں جو مخالفین اور دشمنوں کی طرف سے ڈالی جاتی ہیں۔ مگر اہل ایمان کی حالت کا نقشہ یوں ہے۔ ؎

یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

اس زمانہ میں احمدیوں نے نماز پر صبر اور استقامت کے جو مظاہرے کئے ہیں وہ اس دور کی تاریخ کے درخشندہ ستارے ہیں۔

احمدیوں کو توحید سے کاٹنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرنے کے لئے کوششیں تو آغاز سے جاری ہیں۔ مگر 1984ء کے آرڈیننس کے ذریعہ تو قانونی پابندیاں لگا دی گئیں۔ نماز کی خاطر بلاوے کو قابل تعزیر جرم بنا دیا۔ بیوت الذکر گرائی گئیں۔ ان پر قبضہ کرلیا گیا۔ بعض کو سربمہر کر دیا گیا مگر احمدیوں کے ذوق عبادت نے ترقی ہی کی ہے۔ اور اس راہ میں قدم ہمیشہ آگے بڑھایا ہے۔

مگر یہ کہانی ایک ملک کی نہیں بلکہ جگہ جگہ دہرائی جاتی رہی ہے۔

☆ کئی سال قبل سیرالیون کی ریاست ٹونگیا میں احمدیت کے خلاف ایک زبردست رو چلی اور احمدی مختلف قسم کے مصائب سے دوچار ہونے لگے۔ اسی دوران رمضان کا مبارک مہینہ آ گیا تو احمدیوں نے فیصلہ کیا کہ وہ روزے رکھیں گے اور پنج وقتہ نمازیں بہر حال باجماعت ادا کریں گے۔ چنانچہ اس مقدس جرم کی پاداش میں ایک روز آٹھ دس سرکردہ احمدیوں کو جو روزے دار تھے سزا کے طور پر عدالت سے باہر دھوپ میں سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونے کا حکم دیا گیا۔ اور چیف نے اعلان کیا کہ جب تک وہ احمدیت سے توبہ نہیں کریں گے انہیں رہائی نہیں ملے گی۔ مگر کسی احمدی کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی اور انہوں نے عبادت کا جھنڈا سربلند رکھا۔

(روح پرور یادیں ص 323)

☆ جنوبی افریقہ کے دو گاؤں میں 1944ء میں احمدیوں کو نماز عید غیر احمدیوں سے علیحدہ ادا کرنے کی وجہ سے جرمانہ کیا گیا۔ اسی طرح ٹونگیا میں بھی احمدیوں کو قید اور جرمانہ کی سزا دی گئی اور رمضان میں سارا دن انہیں دھوپ میں بٹھایا گیا۔ (الفضل 16 جنوری 44ء)

★ حضرت بھائی عبدالرحیم شرما صاحب (کشن لعل) ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے انہوں نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بہت دلگداز طریق پر بیان فرمائے ہیں ان میں سے جن خاص واقعات کا تعلق نماز سے ہے ان کا تذکرہ درج ذیل ہے۔ وہ فرماتے ہیں:-

"حضرت منشی عبدالوہاب صاحب کی دعوت الی اللہ اور صحبت کی وجہ سے ہندو مذہب کی لغویت اور دین کی صداقت مجھ پر کھل گئی تھی۔ مگر ہندو ہونے کی وجہ سے اور اپنے گردوپیش کے ماحول اور حالات کی وجہ سے میں احمدیت کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ میں ایک غیر مسلم ریاست کا باشندہ تھا۔ شادی ہو چکی تھی۔ پھر والدہ صاحبہ اور عزیز و اقرباء کو چھوڑنا بھی مشکل تھا ان حالات کی وجہ سے احمدیت کو برملا طور پر قبول کرنا میرے لئے بالکل محال تھا اور ادھر ایک صداقت کو دیدہ دانستہ چھوڑا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ دل میں سخت بے چینی تھی دعا کرتا تھا کہ الٰہی تو خود دستگیری فرما اور مجھے سچے مذہب کے قبول کرنے کی توفیق دے۔

اس وقت تین مقاصد تھے جو میرے پیش نظر تھے۔ میں نے منشی عبدالوہاب صاحب سے کہا کہ مجھے نماز سکھائیں۔ میں آپ کے طریق پر اپنے بعض مقاصد کے لئے دعا کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے مقاصد تو ان کو نہیں بتائے تھے البتہ نماز ان سے سیکھنی شروع کر دی۔ گو میری زبان پر عربی عبارت نہ چڑھتی تھی۔ تاہم اچھی بری میں نے سیکھ ہی لی۔ اور ترجمہ بھی سیکھا۔ اور چھپ کر اپنے طور پر نماز پڑھنی شروع کر دی۔ میرے گھر والوں دفتر کے ملازموں حتیٰ کہ منشی عبدالوہاب صاحب کو بھی اس بات کا علم نہ تھا کہ میں نے نماز پڑھنی شروع کر دی ہے۔ صرف فقیر محمد سپاہی کو جو میرے ساتھ چونگی پر کام کرتا تھا میں نے اپنا ہم راز بنایا ہوا تھا۔ نماز کے لئے میں نے دو جگہیں مخصوص کر رکھی تھیں۔ دن کی نماز میں اپنی چونگی کے ایک کمرہ میں جو کہ ذرا علیحدہ تھا اور لوگوں کی آمد ورفت وہاں نہ ہوتی تھی۔ کواڑ بند کر کے پڑھتا تھا اور فقیر محمد کو تاکید کر رکھی تھی کہ اگر کوئی ہندو ادھر آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ فقیر محمد خود نماز نہ پڑھتا تھا مگر یہ دیکھ کر کہ ایک ہندو نماز پڑھتا ہے اسے شرم آئی اور وہ بھی نماز پڑھنے لگ گیا اور بعد میں احمدی بھی ہو گیا تھا۔ رات کی نمازوں کے لئے میں نے گھر میں ایک جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ ہمارا مکان پرانی وضع کا تھا۔ سب کمروں کے پیچھے ایک اندھیری کوٹھڑی ہوتی تھی۔ اس کے ایک کونہ میں کواڑ بند کر کے میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ نمازوں کے متعلق کچھ عرصہ تک مجھے بڑی غلطی لگی رہی۔ دو رکعت کے بعد قعدہ تک کو میں ایک رکعت سمجھتا تھا۔ اس لحاظ سے چار رکعت کی بجائے میں آٹھ رکعت پڑھتا تھا۔ گویا میری ہر نماز دگنی ہوتی تھی۔ چونکہ زبان میں روانی نہ تھی۔ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ عشاء کی نماز میں مجھے گھنٹہ بھر لگ جاتا تھا۔ پانچ نمازوں میں تقریباً تین چار گھنٹے صرف ہو جاتے تھے۔ گرمیوں کے دن تھے میں پسینہ سے شرابور ہو جاتا تھا۔ تین چار ماہ مجھے ایسی ہی غلطی لگی رہی۔ غرض ایک عرصہ تک میں اپنے مقصد کے لئے اسی طرح دعائیں کرتا رہا۔

آخر میرے رب نے میری سنی اور اپنے وعدہ کے مطابق میری دستگیری فرمائی اور اس صفائی سے میرے مقاصد پورے کئے کہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ کہ کبھی ایسا بھی ہوسکتا ہے۔

اس کے نتیجہ میں میں ہر مخالفت سے بے نیاز ہو کر احمدیت قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور جون یا جولائی 1904ء میں مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ مگر واپس آ کر میں نے ابھی اپنے احمدی ہونے کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اور چھپ چھپ کر نمازیں پڑھتا تھا۔

مگر میرے (احمدی) ہونے کا علم میرے گھر والوں کو جلد ہو گیا۔ اس طرح کہ رات کی نمازیں جو میں اپنے گھر کی ایک کوٹھڑی میں کواڑ بند کر کے پڑھا کرتا تھا۔ مجھ کو متواتر اس کوٹھڑی میں جاتے دیکھ کر میری بیوی کو شک گزرا اور اسے جستجو ہوئی۔ کہ وہ معلوم کرے کہ میں دروازہ بند کر کے اس کوٹھڑی میں کیا کرتا ہوں۔ وہ دروازہ کی درازوں سے دیکھنے کی کوشش کرتی۔ لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس کو دکھائی نہ دیتا۔ ایک روز نماز میں مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ اور میری آواز اس نے باہر سن لی۔ وہ گھبرا گئی۔ اور میری والدہ سے جا کر ذکر کیا۔ میری والدہ نے مکان کی چھت پر چڑھ کر کوٹھڑی کے مگھ سے جھانکا۔ اور مجھ کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھ کر ان کو حیرانی ہوئی۔ چونکہ ان دنوں میرا میل ملاپ (-) سے بڑھ گیا تھا۔ اس لئے والدہ صاحبہ کو شبہ ہوا کہ کہیں (-) کا اثر مجھ پر نہ ہو گیا ہو۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر باہر آیا تو والدہ صاحبہ نے دریافت کیا کہ تم اندر کیا کر رہے تھے۔ میں نے کہا۔ پرمیشور کی عبادت کیا کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہندو تو اس طرح عبادت نہیں کرتے۔ تم تو نیل گروں کی طرح نماز پڑھ رہے تھے۔ ہمارے پڑوس میں (-) انگریز رہتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے کہیں ان کو نماز پڑھتے دیکھا ہوگا۔ مجھے اقرار کرنا پڑا۔ اور بات کھل گئی۔ والدہ صاحبہ بہت برہم ہوئیں۔ میں نے عرض کیا اماں! میں دین کو سچا مذہب سمجھتا ہوں۔ میں نے اس کو آزمایا ہے۔ میں اس کو کسی طرح بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ محض آپ کی خاطر اپنے ایمان کو چھپایا ہوا تھا۔ اگر آپ ناراض ہوں گی اور مخالفت کریں گی تو میں اعلانیہ طور پر (احمدی) ہو جاؤں گا اور گھر چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں گا۔ والدہ صاحبہ مرحومہ کو مجھ سے بہت محبت تھی۔ وہ ڈر گئیں کہ میں ان کو چھوڑ کر کہیں چلا نہ جاؤں۔ آخر وہ اس بات پر رضامند ہو گئیں۔ کہ میں چھپ کر بے شک نماز پڑھ لیا کروں مگر اس بات کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دوں۔ ورنہ انہوں نے فرمایا کہ برادری ہمارا بائیکاٹ کر دے گی۔ غرض اپنے گھر سے تو مجھے ایک گونہ تسلی ہو گئی۔ میں اطمینان سے نمازیں پڑھنے لگا۔ لیکن عام طور پر ہندوؤں کو میرے (احمدی) ہونے کا علم نہ تھا۔ اسی اثناء میں میں نے پوشیدہ طور پر منشی عبدالوہاب صاحب سے قرآن شریف بھی پڑھنا شروع کر دیا۔

گھر کے لوگوں کے علاوہ میرے (احمدی) ہونے کا علم سوائے فقیر محمد سپاہی کے جو چونگی میں میرے ساتھ کام کرتا تھا اور بعض احمدیوں کے کسی کو نہ تھا۔ لیکن ان کی غفلت کی وجہ سے آہستہ آہستہ یہ بات نکلنی شروع ہوئی اور ہمارے شہر کے (مومنوں) میں عام طور پر اس کا چرچا ہونے لگا (مومن) مجھ سے تعلق بڑھانے کی کوشش کرنے لگے۔ ہمارے شہر میں زیادہ تر شیعہ فرقہ کے لوگ تھے۔ وہ مجھے اپنے مذہب کی کتب مطالعہ کے لئے دینے لگے۔ اسی طرح دوسرے فرقہ کے لوگ بھی بعض کتب پڑھنے کیلئے دے جاتے۔ ایک دن ایک صاحب ایک رسالہ مجھ کو دے گئے اس میں لکھا تھا کہ جو (-) دیدہ دانستہ ایک جمعہ جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتا۔ اس کا چوتھا حصہ ایمان جاتا رہتا ہے۔ اور اگر وہ دو جمعے نہیں پڑھتا تو نصف ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور اگر تین جمعے نہیں پڑھتا تو اس کا دو تہائی ایمان چلا جاتا ہے۔ اور اگر چار جمعے نہیں پڑھتا تو وہ بالکل بے ایمان ہو جاتا ہے۔ یہ پڑھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہوا۔ کہ میں (احمدی) ہو کر پھر جمعہ بیت میں جا کر نہیں پڑھتا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ آئندہ جمعہ کیلئے بیت میں جایا کروں گا۔ احمدیہ بیت ہمارے قصبہ سے باہر کی طرف تھی۔ جمعہ کے روز میں اپنے دفتر سے ایک کمبل اوڑھ کر قصبہ کے باہر باہر بیت میں چلا گیا۔ منشی عبدالوہاب صاحب خطبہ پڑھ رہے تھے میں جا کر بیٹھ گیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ جب میں بیت میں داخل ہو رہا تھا۔ تو ایک ہندو نوجوان راجہ رام جو ہمارے قصبہ میں عطاری کی دکان کرتا تھا۔ پانی بھرنے کیلئے بیت کے سامنے والے کنوئیں پر آیا۔ وہ کنواں آدھا بیت کے صحن میں تھا اور آدھا بیت کے باہر جب اس نے مجھ کو بیت میں داخل ہوتے دیکھ

باقی صفحہ 6 پر

مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ۔تنزانیہ

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا 34واں جلسہ سالانہ

ملک کے وزیراعظم کی پہلی بار جلسہ میں شرکت اور جماعت احمدیہ کے مثالی کردار کو خراج تحسین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کو اپنا 34واں جلسہ سالانہ مورخہ 29/28 ستمبر 2002ء بروز ہفتہ' اتوار دارالسلام شہر میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس بار بھی جلسہ شہر کے وسط میں واقع ایک بہت بڑے پارک 'نازی موجا' میں شامیانے لگا کر کیا گیا۔تنزانیہ رقبے کے لحاظ سے بہت بڑا ملک ہے اس کی بعض جماعتیں دارالسلام شہر سے 1200 کلومیٹر دور بھی ہیں۔پختہ سڑکیں اور نقل وحمل کے تیز اور جدید ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے اتنی دور سے احباب جماعت تین تین دن کا سفر کر کے جلسہ میں شرکت کے لئے دارالسلام پہنچے۔بعض احباب کو کئی کئی میل پیدل چلنا پڑا۔ہمسایہ ملک موزمبیق سے آٹھ افراد جلسہ میں شرکت کے لئے پیدل روانہ ہوئے جن میں سے تین افراد تنزانیہ کے بارڈر کے قریب جماعت سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔اس طرح انہوں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

جلسہ کی تیاری تو چھ ماہ قبل ہی جلسہ کمیٹی کے اعلان کے ساتھ ہی شروع ہو چکی تھی۔جلسہ کو پارک میں منعقد کرنے کی اجازت لینا بہت بڑا کام تھا جو کہ جلسہ سے چار ماہ قبل مکمل لیا گیا۔اس کے علاوہ وقار عمل کے ذریعہ جلسہ سے قبل ہی لجنات نے کئی ہزار کلو چاول اور لوبیا صاف کئے۔پھر خیمہ جات خریدنا' تیار کرنا اور بینرز کا کام بھی جلسہ سے پہلے تیار ہو گیا۔ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے سبب دو ماہ قبل جلسہ کا مکمل راشن خرید لیا گیا۔علاوہ ازیں برتن' دیگیں اور ایندھن بھی اکٹھا کر لیا گیا اور بیت السلام کو بھی وقار عمل کے ذریعہ رنگ و روغن کیا گیا۔جلسہ کی تیاری کے انتظامات مکرم سعید حسن منورو' افسر جلسہ سالانہ نے دن رات محنت کر کے مکمل کئے۔

احباب جماعت تو ایک ہفتہ قبل ہی دارالسلام پہنچنا شروع ہو گئے تھے لیکن باقاعدہ رجسٹریشن کا آغاز دو دن قبل بروز جمعرات شروع ہوا۔آنے والے مہمانوں میں سے لجنات کی رہائش کا انتظام بیت السلام میں تھا جبکہ مردوں کی رہائش کا انتظام جلسہ گاہ میں ہی تھا۔

جلسہ گاہ

شہر کے وسط میں دس ایکڑ پر پھیلے ہوئے وسیع پارک کو جلسہ گاہ کے لئے کرائے پر لیا گیا جس کے درمیان 20 خیمے لگا کر مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ بیٹھنے کا انتظام تھا۔امسال سٹیج کو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جس کے پس منظر میں منارۃ المسیح کی طرف سے رنگ برنگے پرندے اڑتے ہوئے دکھائے گئے جس کے نیچے حضرت مسیح موعود کا الہام درج تھا۔اس طرح کا سٹیج تنزانیہ میں پہلی بار بنایا گیا۔27ستمبر بروز جمعہ ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اور کھیلوں کے لئے وقف تھا۔نماز جمعہ میں مکرم امیر صاحب نے ذیلی تنظیموں کے نظام اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسے کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔نماز فجر کے بعد مکرم علی راشدی صاحب معلم سلسلہ نے درس قرآن میں اتفاق و وحدت پر روشنی ڈالی۔جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس 28 ستمبر بروز ہفتہ صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم امری عبیدی صاحب نائب امیر تنزانیہ نے کی۔اس اجلاس میں مہمان خصوصی جمہوریہ تنزانیہ کے صدر ہزایکسی لینسی بنجمن ولیم مکاپا تھے لیکن بعض مصروفیات کی وجہ سے جناب عباس موسا سولی کمشنر آف پولیس تنزانیہ' صدر مملکت کے نمائندہ کے طور پر حاضر ہوئے۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔بعد ازاں مہمان خصوصی نے جواباً امیر صاحب اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔اس کے علاوہ اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔مکرم یوسف عثمان کامبالولا یا مربی سلسلہ ڈوڈومہ نے "دین کی اہمیت" عبدالرحمن عامے صاحب نے "سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔امن کا علمبردار" مکرم علی سعید موسے صاحب نے "دین اور ترقی" اور مکرم قیس علی صاحب نے "میاں بیوی کے حقوق" کے عناوین پر تقاریر کیں۔

دوپہر تین بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم محمود خمیس نیشنل سیکرٹری تربیت کی زیر صدارت شروع ہوئی۔تلاوت و نظم کے بعد نئے احمدیوں کا پروگرام" میں کس طرح احمدیت میں داخل ہوا" منعقد ہوا جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔اس کے بعد مکرم رمضان فاضل صاحب نیشنل سیکرٹری مال نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے عنوان پر اور مکرم محمود خمیس موبیرو صاحب نے "نئے احمدیوں کی تربیت" کے عناوین پر تقاریر کیں۔اس اجلاس کے آخر پر مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں حاضرین نے بہت خوشی سے حصہ لیا۔

جلسہ کا دوسرا روز

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد مکرم الحاج موسیٰ عماری صاحب نے درس قرآن دیا۔29ستمبر بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے پہلا اجلاس مکرم علی حمیدی صاحب' نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کی زیر صدارت ہوا۔اس اجلاس میں مکرم جناب فریڈرک ٹی سومایے (Fredrick T. Sumaye) وزیراعظم تنزانیہ مہمان خصوصی تھے۔تنزانیہ میں جماعت کی تاریخ میں پہلی بار ملک کے وزیراعظم نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔یقیناً یہ امر جماعت احمدیہ تنزانیہ کے لئے ایک نیا سنگ میل ہے۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا اور اس وقت جماعت کی ملکی اور انسانی خدمات کا خاکہ پیش کیا۔بعد ازاں وزیراعظم تنزانیہ نے جواباً جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور علمی اور طبی اور دیگر خدمات کو سراہا اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

علاوہ ازیں اس جلاس میں خاکسار مبارک محمود مربی سلسلہ ٹانگا نے "برکات خلافت" مکرم فرید احمد صاحب تبسم مربی سلسلہ ارنگا نے "احمدیوں کی صفات" مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ موروگورو نے "نظام جماعت" اور مکرم شیخ داؤد احمد صاحب نے خاتم النبیین " کے عناوین پر تقاریر کیں۔

بعد دوپہر تین بجے جلسے کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ تنزانیہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم فیض احمد صاحب زاہد نے" جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات" اور مکرم عبداللہ خمیس مبانگا صاحب نے تقاریر کیں۔بعد ازاں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں حاضرین نے بہت دلچسپی لی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا جس میں انہوں نے احمدیت کے عظیم سپوتوں کے کارناموں کا ذکر کیا جن میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب' مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب وغیرہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔آخر پر دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

میڈیا کوریج

امسال جلسہ سالانہ کو ملکی سطح پر بھرپور کوریج ملی۔ملک کے سب اخبارات' ٹیلی ویژن اور ریڈیوز نے جلسہ سے قبل اور بعد میں بھی مسلسل کئی روز تک جماعت احمدیہ کے بارہ میں خبریں نشر کیں۔تقریباً تمام مشہور اخبارات نے شہ سرخیوں اور تصاویر کے ساتھ خبریں شائع کیں۔اسی طرح ملک کے چھوٹی وی چینلز اور چھ ریڈیو سٹیشنوں نے بھی اس جلسہ کی خبریں نشر کیں۔

لنگر خانہ

حسب روایت لنگر خانہ حضرت مسیح موعود جلسہ سے ایک ہفتہ قبل شروع ہوا اور احباب جماعت کی خدمت کرتے ہوئے جلسے کے ایک ہفتہ بعد تک جاری رہا۔مکرم میاں غلام مرتضیٰ صاحب مربی ڈوڈومہ انچارج لنگر خانہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ دن رات محنت کر کے کھانا تیار کیا اور مہمانوں کو کھلایا۔مہمان خصوصی اور سرکاری افسران کی رہائش اور کھانے کا انتظام کا لوٹا ہاؤس میں جس کے نگران فرید احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ ارنگا تھے احسن طریق پر کیا گیا۔

آڈیو ویڈیو

مکرم شیخ بکری عبید صاحب مربی سلسلہ عروشہ کی زیر نگرانی آڈیو ویڈیو کی مکمل ریکارڈنگ کا احسن انتظام تھا۔

☆ جلسہ گاہ میں احمدیہ میڈیکل سنٹر موروگورو کی طرف سے ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر صاحب اور مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب نے میڈیکل کیمپ قائم کیا اور دوران جلسہ مفت طبی امداد کی سہولت مہیا کی۔اس موقعہ پر ایک لاکھ شلنگ سے زائد رقم کی ادویات مفت تقسیم کی گئیں۔

☆ جلسہ گاہ میں جماعت کی طرف سے ریفرشمنٹ کا ایک سٹال بھی لگایا گیا۔اس سٹال میں لوگوں کو سوڈا واٹر' منرل واٹر اور بچوں کے لئے بسکٹ وغیرہ اور دوسری کھانے کی اشیاء رعایتی نرخوں پر مہیا کی گئیں۔

☆ امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر کتابوں اور تصاویر کی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔جلسہ کے صرف تین دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ 26 ہزار شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔مختلف تربیتی پروگراموں کی آڈیو ویڈیو کیسٹ فروخت کے لئے بھی موجود تھیں۔اور رات کے وقت ویڈیو کیسٹس دکھانے کا انتظام بھی تھا جس میں احباب نے بہت دلچسپی لی۔

☆ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کا جلسہ حاضری کے لحاظ سے بھی بہت کامیاب رہا۔جلسہ کی کل حاضری چار ہزار سے زائد تھی۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات پیدا کرے۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 نومبر 2002ء)

بقیہ صفحہ 6

کئے گئے ہیں نیز آپ کی کچھ یادیں اور تراشے اور اذکار درج ہیں۔آپ کے فارسی منظوم کلام کو تیسرے باب میں (بیشتر حصہ اردو ترجمہ کے ساتھ) درج کیا گیا ہے۔چوتھے باب میں آپ کا اردو کلام شائع کیا گیا ہے۔پانچویں اور آخری باب میں محترم عبدالرحمن خاکی صاحب کے دو مطبوعہ مضامین شامل اشاعت ہے۔یہ کتاب محترم خاکی صاحب کے خاندان کے علاوہ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کا موجب بنے گی۔

(ایم۔ایم۔طاہر)

بقیہ صفحہ 4

لیا۔ شک رفع کرنے کے لئے اس نے بیت میں دو تین بار جھانک کر دیکھا۔ جب اس کو یقین ہو گیا کہ میں ہی ہوں۔ اور پھر اس نے نماز پڑھتے بھی مجھ کو دیکھ لیا۔ تو وہ دوڑا دوڑا بازار میں آیا۔ اور شور مچا دیا کہ میں نے کشن لعل داروغہ چونگی کو (احمدیوں) کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ لوگوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ اتفاق سے اس وقت ایک برہمن جو ہماری برادری کا بزرگ تھا۔ اور مالدار بھی تھا۔ قصبہ میں اس کا بڑا اثر ورسوخ تھا۔ ادھر آ نکلا۔ اس نے ڈانٹ ڈپٹ کر سب کو چپ کرا دیا۔ اور کہا کہ اس طرح ہنگامہ کھڑا کرنے سے لڑکا ضد میں آ کر ہاتھ سے نکل جائے گا۔ تم خاموش ہو جاؤ۔ ہم اسے سمجھاتے ہیں۔ شام کو جب میں گھر آیا۔ تو ہماری برادری کے برہمن میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے سنا ہے کہ تم (احمدیوں) کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں یہ درست ہے میں نے آج جمعہ کی نماز پڑھی ہے۔ وہ نہایت نرمی سے پیش آئے۔ اور کہنے لگے کہ کوئی بات نہیں اس عمر میں انسان سے اکثر غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔ ہم تمہارے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ اگر اپنے مذہب کے متعلق کسی کے بہکانے سے تمہارے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو گیا ہے تو بتاؤ ہم رفع کر دیں گے۔ میں نے مورتی پوجا اور تناسخ کے متعلق جو مجھے اعتراض تھے ان پر ظاہر کئے اور بحث میں وہ مجھ سے نہ جیت سکے۔

غرض ہندو جب دلائل سے بات کرنے میں عاجز آ گئے تو ایک دن ہماری برادری کے بڑے بوڑھے اکٹھے ہو کر میرے پاس آئے۔ اور مجھ کو سمجھانے لگے کہ اگر تم نماز نہیں چھوڑ سکتے۔ تو بے شک پڑھو ہم تم کو منع نہیں کرتے۔ لیکن بیت الذکر میں جا کر نماز پڑھنے سے احتیاط کرو۔ اور (احمدیت) کا اظہار نہ کرو۔ میری والدہ صاحبہ کے ذریعہ بھی مجھ پر وہ یہی زور ڈالتے۔ وہ رو رو کر نصیحت کرتیں۔ کہ بیٹا تم اپنے گھر میں جو مرضی ہے کرو مگر باہر نمازیں پڑھ کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ میری بیوی کو بھی یہ لوگ ورغلاتے اور کہتے کہ دیکھو تم کشن لعل کو دھرم پر قائم رکھ سکتی ہو۔ اگر تم نے کمزوری دکھائی اور اس کا ساتھ دیا تو وہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ غرض میں نے ان سب کے زور دینے پر منظور کر لیا کہ میں (احمدیت) کا اعلانیہ اظہار نہیں کروں گا۔ ادھر پنڈتوں نے میری خاطر باقاعدہ کتھا کرنے کا انتظام کیا۔ ہماری برادری کے بزرگ بڑے اہتمام کے ساتھ مجھ کو بلا کر لے جاتے حتیٰ کہ انہوں نے مجھ کو اپنی سبھا کا سیکرٹری بھی بنا دیا۔ اور میری کڑی نگرانی کرنے لگے۔ تاکہ میری مصاحبت (احمدیوں) کے ساتھ نہ ہو۔ غرض میں ایک آفت میں پڑ گیا۔

ہندو ویسے تو ہوتے ہی ہیں ان میں پوترا پوتر کا ان کو بڑا خیال ہوتا ہے۔ چونکہ (احمدیوں) کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ منشی صاحب کے ساتھ مل کر کھانا بھی کئی بار کھایا تھا۔ اس لئے ان کو خیال گذرا کہ اس کو گنگا جی کا اشنان کروانا چاہئے تاکہ شدھ ہو جائے۔ چنانچہ ایک دن موقع پا کر انہوں نے مجھ کو کہا کہ تم ہردوار جا کر اشنان کر آؤ۔ وہاں کئی دھرماتما رہتے ہیں۔ ان سے مل کر تم کو فائدہ ہو گا۔ میں نے کہا بہت اچھا موقع نکال کر اشنان کر آؤں گا۔ اس خیال سے کہ شاید میں کسی بہانہ سے اس تجویز کو ٹلا نہ دوں انہوں نے میرے لئے خرچ بھی مہیا کر دیا۔ اور مصر ہوئے کہ میں جلد چلا جاؤں۔ میں سخت گھبرایا۔ منشی صاحب سے مشورہ کیا کہ کیا جائے۔ میں (احمدی) ہوں۔ ہردوار کیسے جاؤں؟ انہوں نے کہا کیا حرج ہے۔ تم اشنان کر آؤ۔ گنگا بھی دوسرے دریاؤں کی طرح ایک دریا ہے۔ اس میں نہانے سے تمہارا (دین) تو نہ دھل جائے گا۔ چنانچہ میں ان کے مشورہ کے مطابق ہردوار کو روانہ ہو گیا۔ ہمارے شہر کے برہمنوں نے وہاں کے جان پہچان والے برہمنوں کے نام چٹھیاں لکھ دیں۔ کہ کشن لعل آ رہا ہے۔ یہ دھرم سے برگشتہ ہے اسے سمجھاؤ۔ ہردوار جاتے ہوئے راستے میں میری مصاحبت لدھیانہ کے بعض ہندوؤں سے ہو گئی۔ وہ بھی ہردوار یاترا کے لئے جا رہے تھے۔ لکسر کے سٹیشن پر گاڑی بدلنا تھی۔ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ ہماری گاڑی کے آنے میں تھوڑی دیر تھی۔ مجھ کو نماز پڑھنے کی فکر ہوئی۔ لیکن اپنے ہم سفروں کے سامنے جو مجھ کو ہندو خیال کرتے تھے میں نماز نہیں پڑھ سکتا تھا۔ میں اپنا سامان ان کے سپرد کر کے خود اسٹیشن کے باہر چلا گیا۔ تاکہ نماز پڑھوں۔ پانی کی تلاش میں دور نکل گیا۔ ایک جگہ جوہڑ تھا۔ وہاں میں نے وضو کیا اور نماز نیت دی۔ اتنے میں گاڑی آ گئی میں شش و پنج میں پڑ گیا کہ کیا کروں۔ گاڑی تھوڑی دیر ٹھہرتی تھی۔ نماز ہلکی پڑھتے بھی دل ڈرتا تھا۔ کہ شاید گناہ کی بات نہ ہو۔ اور توڑ بھی نہیں سکتا تھا۔ میرے پاس جس قدر نقدی تھی وہ اسباب کے ساتھ تھی۔ اس لئے فکر لاحق تھا کہ اگر گاڑی چھوٹ گئی اور میرے ساتھی اس میں سوار ہو کر ہردوار چلے گئے تو اس موقعہ پر جب کہ ہزاروں آدمی یاترا کے لئے وہاں آئے ہوئے ہیں ان کو کس طرح ڈھونڈوں گا۔ نماز ختم کر کے جب میں اسٹیشن پر پہنچا تو گاڑی چل پڑی۔ میں نے دوڑ کر چڑھنے کی کوشش کی۔ خدا کی قدرت! جس دروازہ کو میں لپک کر پکڑتا وہ نہ کھلتا۔ یکے بعد دیگرے گاڑی کے پانچ چھ ڈبے گذر گئے۔ مگر مجھے کامیابی نہ ہوئی اچانک ایک دروازہ پر جو میں نے ہاتھ ڈالا تو وہ کھل گیا جونہی میں اندر گیا ایک کونے سے آوازیں اٹھیں "وہ آ گیا کشن لعل وہ آ گیا۔ ادھر آؤ تمہارا انتظار کرتے تھے"۔ دیکھا تو میرے ہمسفر تھے جن کے پاس میرا اسباب تھا۔ میں نے خدا کا شکر کیا اگر میں رہ جاتا تو ان کا تلاش کرنا مشکل ہو جاتا۔ اور مجھ کو سفر میں خرچ نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑتی۔ یہ بات اگرچہ بظاہر معمولی معلوم ہوتی ہے مگر اس وقت خدا تعالیٰ کی اس تائید کا میرے دل پر بڑا اثر ہوا۔ آخر ہردوار پہنچ گئے۔

سب سے بڑی دقت مجھ کو وہاں نماز پڑھنے کے لئے اٹھانی پڑی۔ ہندوؤں کے سامنے میں نماز نہ پڑھ سکتا تھا۔ میں تین چار کوس دور نکل جاتا۔ اور جوالا پور کے پاس جنگل میں چھپ کر نمازیں پڑھتا۔ ہردوار کی سیر کا مجھ کو خوب موقعہ مل گیا۔

اس دوران سیدنا حضرت مسیح موعود کا وصال ہو گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خلافت کے ابتدائی ایام تھے۔ دن اسی طرح گذر رہے تھے چھپ کر نمازیں پڑھتا تھا۔ اعلانیہ (احمدیت) کا اظہار نہ کیا تھا۔ دل میں سخت کڑھتا تھا لیکن کچھ کر نہ سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو مجھے اس حالت میں رکھنا منظور نہ تھا۔ ایک دن شام کو جب میں دفتر سے گھر آنے لگا۔ تو راستہ میں میری حالت سخت خراب ہو گئی اور مجھ میں چلنے کی سکت باقی نہ رہی۔ بڑی مشکل سے گھر آیا۔ اور چارپائی پر آ کر گر گیا۔ میری والدہ سخت گھبرا گئیں بھائی کو بلایا انہوں نے نبض دیکھی اور فکرمند ہوئے۔ ڈاکٹر کو بلانے چلے گئے۔ میں نے بھی اپنی نبض دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر گھبراہٹ میں مجھے نبض نہ ملی اس وقت مجھ کو خیال آیا کہ میں دل سے (احمدی) ہوں۔ لیکن میں نے اپنے (دین) کا اعلانیہ اظہار نہیں کیا۔ اگر مر گیا تو ہندو مجھ کو جلا دیں گے۔ اور میری لاش (احمدیوں) کو نہ دیں گے۔ خدا تعالیٰ کے حضور جا کر اس کوتاہی پر مجھ سے باز پرس ہو گی۔ اس خیال سے میری طبیعت میں سخت بے چینی پیدا ہوئی۔ میرے دل میں تحریک ہوئی کہ میں اپنے مولیٰ کے حضور دعا کروں۔ کہ مجھے اتنی مہلت مل جائے کہ میں اپنے (احمدی) ہونے کا اعلان کر دوں۔ مسائل سے مجھ کو زیادہ واقفیت نہ تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ دعا صرف نماز میں ہی ہو سکتی ہے اور چونکہ میں نے کبھی کسی کو چارپائی پر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا اس لئے میں اس وقت یہ خیال کرتا تھا کہ چارپائی پر نماز نہیں ہو سکتی۔ اتنی مجھ میں سکت نہ تھی۔ کہ اٹھ سکتا۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ کو چارپائی سے نیچے گرایا اور زمین پر لیٹ کر نماز پڑھنی شروع کر دی کہ الٰہی! اگر میری موت ہی مقدر ہے تو مجھ کو اتنی مہلت دے کہ میں اپنے (احمدی) ہونے کا اعلان کر دوں۔ نماز میں ہی میری حالت سنبھلنے لگی۔

بھائی صاحب ڈاکٹر صاحب کو لینے گئے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے آنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا۔ تو میرے بھائی صاحب ڈاکٹر بابو تانی رام کو ہمراہ لے کر آئے تانی رام باقاعدہ ڈاکٹر نہ تھے۔ ایک قسم کے کمپاؤنڈر تھے۔ لیکن قصبہ میں مشہور اور شہرت یافتہ تھے اور ہمارے قصبہ میں پریکٹس کرتے تھے۔ انہوں نے ملاحظہ کر کے بتلایا کہ ان کو بند ہیضہ ہو گیا ہے واللہ اعلم کیا مرض تھا۔ اور تسلی دی کہ اب فکر کرنے کی بات نہیں ہے حالت اچھی ہو رہی ہے۔ غرض وہ تو یہ کہہ کر چلے گئے۔ ادھر خدا تعالیٰ نے مجھ پر فضل کیا کہ لحظہ بہ لحظہ روبصحت ہونے لگا۔ دو چار روز میں کمزوری جاتی رہی۔ اور میں بالکل تندرست ہو گیا دراصل میرے مولا کریم کو پسند نہ تھا کہ میں (احمدیت) کو دل سے قبول کر کے پھر اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے چھپا رہتا۔ اس نے اس موقعہ پر میری دستگیری فرمائی۔ اور ایک ٹھوکر لگا کر میری آنکھیں کھول دیں۔ اور مجھ کو مجبور کیا کہ میں اعلانیہ (احمدی) بنوں غیر مسلم ریاست تھی۔ ان دنوں وہاں مذہبی آزادی نہ تھی۔ پھر بال بچے دار بھی ہو گیا تھا۔ بیوی ساتھ نہ دیتی تھی۔ ملازمت سے برطرف ہونے اور جدی جائیداد سے محروم ہونے کا خوف بھی دامنگیر تھا۔ جب اس بارہ میں سوچتا تو سب موانع بھیانک شکل بنا کر میرے سامنے آتے۔ دماغ کہتا اپنے انجام کو سوچ لاوارثوں کی طرح کہاں مارا مارا پھریگا۔ اور مجھ کو اس ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کرتا۔ مگر میں خدا تعالیٰ سے عہد کر چکا تھا کہ اب میں (احمدیت) کا اعلان ضرور کروں گا۔ میں جانتا تھا کہ زندگی ختم تھی۔ یہ مہلت مانگ کر لی ہوئی ہے۔ اب غفلت کی اور بدعہدی ہوئی تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو گی۔ چنانچہ میں نے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔

(رفقاء احمد جلد 10 ص 47 تا 60)

تبصرہ کتب

عبدالرحمٰن خاکی

نام کتاب: عبدالرحمٰن خاکی
مرتب: ڈاکٹر محمد احمد اشرف
تعداد صفحات: 142

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اپنے احمدی خاندانوں کی ابتدائی تاریخ اور بزرگوں کے حالات و واقعات کو اکٹھا کرنے کی متعدد بار توجہ دلائی ہے۔ حضور انور کے اسی ارشاد کی ایک تعمیل زیر تبصرہ کتاب "عبدالرحمٰن خاکی" ہے۔

مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن خاکی صاحب مرتب کتاب ہذا کے خسر مکرم بشیر الدین خاکی صاحب کے والد گرامی ہیں۔ مرحوم خاکی صاحب اردو اور فارسی کے بلند پایہ شاعر تھے۔ اقبال اکادمی کی طرف سے شعراء فارسی کی فہرست میں آپ کو شامل کیا گیا ہے۔ آپ 1894ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام آپ کی ہدایت کا موجب بنی اور خلافت اولیٰ کے زمانہ 1911ء میں آپ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ آپ تدریس کے پیشہ سے تعلق رکھتے تھے۔ تحریک ملکانہ میں تین ماہ کے لئے وقف پر گئے۔ لمبا عرصہ مری میں قیام پذیر رہے اور وہاں آپ کا گھر جماعتی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ ایک عرصہ تک صدر جماعت مری رہے۔ وہاں کئی جماعتی بزرگوں کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا جن میں حضرت مولانا شیر علی صاحب اور حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب بھی شامل ہیں یہ دونوں بزرگ تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں کوہ مری آپ کے گھر مقیم رہے۔ 16 جولائی 1974ء کو وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہوئے۔

زیر تبصرہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے اور دوسرے باب میں آپ کے حالات زندگی درج

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ شیخ حارث احمد نائب وکیل صنعت وتجارت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں خاکسار کی دادی مکرمہ حشمت بیگم اہلیہ شیخ غلام رسول صاحب (مرحوم) سابق پوسٹ ماسٹر وصدر حلقہ راولپنڈی مورخہ 19 جنوری 2003ء کو بعمر 95 سال اسلام آباد میں انتقال کر گئیں۔ آپ کا جنازہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مورخہ 20 جنوری 2003ء کو بیت الذکر میں بعد از نماز نماز ظہر پڑھا۔ تدفین احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں ہوئی اور قبر تیار ہونے کے بعد دعا مکرم میر ظفر اللہ خان مربی سلسلہ نے کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمد منیر احمد صاحب سابق ڈائریکٹر ایگریکلچر بنک اسلام آباد اور مکرم محمد نصیر احمد صاحب آف واہ کینٹ اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دعائے نعم البدل

☆ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر آف جرمنی حال نزیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی مبارک احمد مقیم جرمنی کا بیٹا ہمدان منیر جو چوہدری منیر احمد مرحوم کا پوتا اور مکرم مبارک احمد خاں صاحب محلہ دارالنصر کا نواسہ تھا مورخہ 22 جنوری 2003 کو جرمنی کے ہسپتال میں 25 دن زندہ رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم فاروق احمد محمود صاحب لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم حکیم محمود احمد صاحب ابن مکرم حکیم غلام حسن صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء مورخہ 18 جنوری 2003ء بروز ہفتہ ایبٹ آباد میں وفات پا گئے۔ مورخہ 19 جنوری بروز اتوار ان کی نماز جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد تدفین عام قبرستان میں مکرم عزیز الرحمن خالد صاحب صدر محلہ علوم غربی ثناء نے دعا کروائی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک حافظ ناصر احمد صاحب لیبارٹری ٹیکنیشن فضل عمر ہسپتال ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

علمی نشست

☆ نیشنل کالج دارالصدر جنوبی ربوہ میں نوبل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے حوالے سے ایک علمی نشست بتاریخ 30 جنوری بروز جمعرات 10-30 بجے صبح منعقد ہو رہی ہے۔ شرکت کے خواہشمند حضرات خود یا بذریعہ فون 211787 پر رابطہ فرمائیں۔

(پرنسپل نیشنل کالج ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم میجر (ر) محمود احمد شاہ صاحب کراچی ٹانگ میں فریکچر کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ خورشید اختر صاحبہ بابت ترکہ مکرم کیپٹن عزیز احمد صاحب)

☆ محترمہ خورشید اختر صاحبہ بیوہ مکرم کیپٹن عزیز احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر 39/24 دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ مکان نمبر 39/24 رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ہم سب ورثاء کے درمیان بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ خورشید اختر صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم فضل محمود صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ شمیم قمر صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ ریحانہ وحید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	29 جنوری	زوال آفتاب	12-21
بدھ	29 جنوری	غروب آفتاب	5-41
جمعرات	30 جنوری	طلوع فجر	5-37
جمعرات	30 جنوری	طلوع آفتاب	7-01

سوئی میں فیلڈ آپریشن کا حکم' آرمڈ دستے روانہ

وفاقی حکومت نے گیس کے ذخائر اور گیس پائپ لائن کے تحفظ کیلئے پولیس اور آرمڈ فورسز کے دستوں کو بڑی تعداد میں راجن پور' سوئی اور گوٹھ مزاری کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اور انہیں فوری طور پر امن وامان قائم کرنے اور شرپسند عناصر کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں بھیجے جانے والے سول آرمڈ فورسز کے دستوں میں پنجاب اور سندھ کے رینجرز اور بلوچستان کی ایف سی کے دستوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔

گیس پائپ لائنوں کی تباہی سے 28 کروڑ کا نقصان

ضلع راجن پور میں گوٹھ مزاری کے مقام پر جن دو پائپ لائنوں کو اڑا دیا گیا تھا ان کی آگ پر قابو پا لیا گیا ہے تاہم پنجاب اور سرحد کو گیس کی سپلائی مکمل طور پر بحال نہیں ہو سکی تھی۔ دونوں پائپ لائنوں کی مرمت کا کام جاری ہے۔ دھماکوں سے چار سو فٹ پائپ لائنیں تباہ ہوئی ہیں اور 7 کنوئیں بند کرنے پڑے۔ گیس پائپ لائنوں کی تباہی سے 28 کروڑ روپے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ پنجاب اور بلوچستان کی سرحد پر بگتی اور مزاری قبائل میں کشیدگی بدستور جاری ہے۔

کنٹرول لائن پر شدید جھڑپ

پاک فوج نے کنٹرول لائن پر بھارت کو جواب دیتے ہوئے کارروائی کی اور 5 بھارتی فوجی ہلاک اور تین مورچے اڑا دیئے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق بھارتی فوج نے راولاکوٹ کے شہری علاقوں پر اچانک بلا اشتعال گولہ باری شروع کر دی' مارٹر اور توپخانے کے 400 گولے مارے گئے۔ پاک فوج نے موثر جوابی کارروائی کی۔

عراق سے کوئی خطرناک ہتھیار نہیں ملے

اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کی عراق میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تلاش کے بارے میں چیف اسلحہ انسپکٹر ہینس بلکس اور ایٹمی توانائی کے عالمی ادارے کے سربراہ محمد البرادی کی جانب سے سلامتی کونسل میں پیش کی گئی رپورٹ میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے کسی ہتھیار کے ملنے کی کامیابی حاصل نہ ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے عراق کے تعاون کے معاملہ پر ملی جلی رائے کا اظہار کیا گیا۔ ہینس بلکس نے سلامتی کونسل کو بتایا کہ عراق نے اب تک تعاون کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔

دہشت گردی کے خلاف تعاون کو جاری رکھنے پر اتفاق

پاکستان اور امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف تعاون کو جاری رکھنے پر اتفاق کرتے ہوئے دو طرفہ دفاعی اور فوجی تعلقات کو مزید مستحکم بنانے کا عزم کیا ہے پاکستان نے عراق کا مسئلہ بھی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے پر زور دیا ہے پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکی فوج کی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل ٹومی فرینکس نے اپنے وفد کے ہمراہ جی ایچ کیو راولپنڈی میں صدر مملکت جنرل مشرف سے ملاقات کی۔ ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان دفاعی وفوجی تعلقات وتعاون افغانستان اور خطے کی تازہ ترین صورتحال' پاک بھارت کشیدگی' عراق کا مسئلہ اور دیگر اہم علاقائی اور عالمی امور زیر بحث آئے صدر مملکت نے ان معاملات پر امریکی جرنیل کو پاکستان کے موقف سے آگاہ کیا۔

افغانستان میں اتحادی فوج پر حملہ 4 امریکی ہلاک

افغانستان کے صوبہ پکتیا میں امریکی بیس کے قریب اورزگان علاقے میں نامعلوم افراد نے اتحادی فوجیوں پر حملہ کر کے مقامی شخص سمیت پانچ افراد ہلاک کر دیئے جبکہ گاڑی تباہ ہو گئی۔ اورزگان میں اتحادی فوجیوں کی گاڑی گشت کر کے واپس جا رہی تھی کہ حملہ ہو گیا۔ حملہ آوروں کی تلاش جاری ہے۔

بلوچستان میں قحط اور بیماریوں سے 15 ہلاک

بلوچستان میں قحط اور بیماریوں کے باعث کم سے کم پندرہ افراد جاں بحق ہو گئے۔ افغان سرحد سے ملحقہ علاقے لوئی بند میں قحط کی صورتحال انتہائی خراب ہو گئی ہے جہاں 8 بچوں اور 4 عورتوں سمیت 15 - افراد ہلاک ہو گئے۔ لوگوں کو شدید سردی میں کھانے پینے کے لئے کوئی چیز دستیاب نہیں۔ لوگ دوسرے علاقوں کی طرف منتقل ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ میلوں تک پانی کا نام ونشان نہیں۔

اگر پاکستان نے ایٹمی حملہ کیا تو......

بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنینڈز نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے بھارت پر ایٹمی حملہ کیا تو اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے طالبان نے پاکستان میں پناہ لے رکھی ہے جو جموں وکشمیر میں دراندازی کر رہے ہیں۔ بارڈر پر فوج کی تعیناتی کا مقصد پاکستان کی جانب سے کسی بھی خطرناک کارروائی سے نمٹنا ہے۔ پاکستان نے ہم پر پراکسی وار مسلط کر رکھی ہے۔

دھمکی بیہودہ اور احمقانہ ہے

پاکستان نے بھارت کی طرف سے پاکستان کو دنیا کے نقشے سے مٹانے کی دھمکی کو بے ہودہ اور احمقانہ قرار دیا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے بریفنگ میں بھارتی وزیر دفاع کے اس بیان کو امن کی کوششوں کے خلاف قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی طرف سے الزامات

بیانات آتے رہتے ہیں۔ ایسے بیانات میں کشیدگی کم کرنے میں مدد نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ دھمکیاں دینے کی بجائے امن دوستی اور مسائل حل کرنے کی باتیں کی جانی چاہئیں۔

سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی

سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی سے مارکیٹ کی مجموعی سرمایہ کاری میں 37۔ارب روپے کا اضافہ ہوگیا۔ مارکیٹ میں تیزی کا رجحان مارکیٹ کھلنے کے ساتھ ہی شروع ہو گیا۔ اور آخر تک جاری رہا۔ کراچی مارکیٹ کے انڈیکس میں 37.40 پوائنٹس اور لاہور سٹاک میں 113.77 پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔

پاکستان کی امریکی سفیر کو سری نگر بھیج دیا جائے

مذہبی' سیاسی' سماجی اور عسکری حلقوں نے کراچی میں امریکی سفیر نینسی پاول کی طرف سے حکومت پاکستان پر بے جا تنقید اور دراندازی کے الزامات پر شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ امریکی حکومت انہیں واپس بلا کر سری نگر میں متعین کر دے تاکہ وہاں پر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ پاکستان پر دراندازی کے الزامات کی حقیقت کیا ہے۔

دھند نے ماضی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے

امسال گہری دھند نے ماضی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ نیوائر نائٹ کو شروع ہونے والا گہری دھند کا سلسلہ 25 دنوں تک مسلسل جاری رہا۔ ربوہ اور گردونواح کے علاقوں میں دھند کم ہوگئی ہے تاہم پنجاب کے دیگر شہروں میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ موسمیات کے چیف میٹریالوجسٹ شوکت علی اعوان نے بتایا کہ ہوا میں نمی کی مقدار زیادہ ہونے اور بادلوں کے کسی سلسلے کے نہ آنے کی وجہ سے دھند کی شدت میں کمی نہیں ہوسکی۔ دھند کی یہ تہہ 1000 سے 2000 فٹ تک ہے اس کے اوپر فضا بالکل صاف ہے۔ اب سورج نکلنے اور دھوپ چمکنے سے دھند کا دورانیہ کم ہوگیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جیسے ہی زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 سنٹی گریڈ اور کم از کم 10 سنٹی گریڈ ہوا دھند ختم ہو جائے گی۔ گزشتہ دو عشروں میں اندرون اور بیرون ملک پروازوں کا نظام' ریلوے اور شاہراہوں پر بھی دھند کی وجہ سے مسائل پیدا ہوتے رہے۔

ضرورت ہے

احمد نگر کے قریب برلب سڑک ایک زرعی/پولٹری فارم کیلئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔
(1) سپروائزر ۔ میٹرک کم از کم 5000 لیئر فلاک کو سنبھالنے کا دو سالہ تجربہ
(2) ورکرز کسی بھی پولٹری فارم پر کام کرنے کا ایک سالہ تجربہ
(3) کل وقتی ملازم جو فارم پر اپنی فیملی کے ساتھ رہائش رکھ سکے اور بھینسوں وغیرہ کو سنبھالنے کا خاطر خواہ تجربہ ہو۔
رابطہ کیلئے: شیخ بشیر احمد معرفت خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

حسن نکھار ابٹنہ چہرہ کے نکھار کیلئے
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون 213257
پروپرائٹر: سعید احمد فون گھر 212647

مرسڈیز بینز ویگن کرایہ پر دستیاب ہے
سیر و تفریح شادی بیاہ و دیگر ضروریات کیلئے 14 سیٹر مرسڈیز ویگن مناسب کرایہ پر دستیاب ہے۔ رابطہ حنیف چوہدری لاہور
فون:6661244 موبائل:03334257709

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
خوشی کے مواقع پر مناسب ریٹ کے ساتھ نئی ورائٹی دستیاب ہے۔
غمی کے موقع پر پہلے دن کے سامان کی چارجنگ (فری)
172-173 بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون:5832655 موبائل:0303-7558315

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29